ماہنامہ فلسطین۔ بیروت۔ جنوری ۷۲ ۱۹ء
کے ایک اداریہ کا ترجمہ

تخریبِ پاکستان
میں
یہودی سازش

دنیائے عرب کو جاننا چاہیئے کہ یہودیوں کی تازہ ترین سازش جو دنیا کی قوی ترین مسلم مملکت پاکستان کے اتحاد، اس کی شان وشوکت وقوت کی شکستگی کے لئے کی گئی مختلف عناصر، وجوہات اور اہداف پر مشتمل تھی اور اس میں عالمی صیہونیت کی تدابیر نے اہم ترین کردار ادا کیا تھا۔ یہ محض اس لئے ہوا کہ پاکستان نے فلسطینی مسائل میں ہمیشہ دلچسپی لی اور مختلف اوقات اور مواقع پر قابلِ قدر حصہ لیتا رہا ہے۔ نیز یہودیت و صیہونیت کی توسیع پسند تحریکوں کے مقابل اخوتِ اسلامی کے تحت عرب ممالک کی ہمیشہ امداد کی ہے۔

یہ بات ہم یونہی نہیں کہہ رہے ہیں بلکہ ہمارے ان خیالات ونظریات کی یہودی تحریریں اور تقریریں خود دلالت کرتی ہیں۔ یہاں ہم صیہونی لیڈروں اور پریس کی تحریروں اور تقریروں کے چند اقتباسات پیش کرتے ہیں جو پاکستان پر بھارت کے تازہ ترین حملہ کے سلسلہ میں یہودی سازش پر روشنی ڈالتے ہیں، تاکہ اس بھارتی حملہ کے متعلق دنیائے عرب کے خیالات پوری طرح صاف ہو جائیں۔ اور وہ ہندو اور یہود کے فریب اور جھوٹے پروپیگنڈہ کو پرکھ سکیں۔

پاکستان کے خلاف یہودی سازش آج کی پیداوار بھی نہیں بلکہ یہ ایک پرانی تحریک ہے جس کا اظہار آج سے بہت پہلے جزائر برطانیہ میں صیہونی (یہودی) تنظیموں کی آواز ہفتہ وار جیوئش کرونیکل کی ۹ر اگست ۱۹۶۷ء کی اشاعت میں ہو چکا ہے۔ اس ہفت روزہ میں اسرائیل کے سابق وزیرِ اعظم بن غوریون کی سوربون یونیورسٹی (پیرس) میں کی گئی تقریر کے مندرجہ ذیل اقتباسات چھپے تھے ـــ

۱۹۶۷ء کی عرب اسرائیلی جنگ کے بعد تقریر کرتے ہوئے بن غوریون نے کہا تھا ......

"عالمی صیہونی تحریک کو چاہیئے کہ اپنے خلاف پاکستانی خطروں سے غافل نہ ہو بلکہ اب پاکستان اس کا سب سے پہلے نشانہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ عقائدِ اسلام پر مبنی

یہ حکومت ہمارے وجود کے لئے بہت بڑا خطرہ ہے۔ تمام پاکستانی باشندے یہودیوں سے نفرت اور عربوں سے محبت و ہمدردی رکھتے ہیں۔ عربوں کے لئے پاکستان کی یہ محبت و ہمدردی اسرائیل کے حق میں خود عربوں سے زیادہ خطرناک ہے۔ اس لئے عالمی صیہونیت کے لئے نہایت ضروری ہے کہ وہ پاکستان کے خلاف فوری اقدام کرے۔

بن غوریوں نے اس کا حل بتاتے ہوئے مزید کہا کہ:

"چونکہ ہندوستان کے رہنے والے ہندوؤں کے قلوب مسلمانوں اور خصوصاً پاکستانیوں کے خلاف نفرت سے بھرے ہوئے ہیں اس لئے ہمارے لئے پاکستان کے خلاف کام کرنے کا بہترین اڈا (BASE) ہندوستان ہے۔ پس ہمارے لئے نہایت ضروری ہے کہ ہم اس اڈے سے پورا فائدہ اٹھائیں اور پاکستانیوں کو جو یہودیوں اور صیہونیت کے دشمن ہیں تمام خفیہ اور چھپی تدابیر کے ذریعہ پیس کر رکھ دیں۔"

پروفیسر ہرٹز (HERTZ) (امریکی یہودی) جو فوجی امور کا ماہر بھی ہے اپنی کتاب تطرفنا العسکریۃ فی الشرق الاوسط کے صد ۲۱۵ پہ پاکستانیوں کے خلاف زہر اگلتے ہوئے رقمطراز ہے:

"پاکستانی فوج کے قلوب رسول عربی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے بھرے ہوئے ہیں اور یہی وہ جذبہ ہے جو پاکستان اور عربوں کے درمیان تعلقوں کو مضبوط کرتا ہے۔ یہ جذبہ عالمی صیہونیت (یہودیت) کے لئے ایک خطرۂ عظیم اور اسرائیل کی توسیع کے راستہ میں ایک زبردست رکاوٹ ہے اس لئے یہودیوں کے لئے بہت ضروری ہے کہ وہ محمد کے ساتھ اس جذبۂ محبت کے تمام وسیلوں کو کمزور ترین کریں اور تبھی وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔"

یہی نہیں بلکہ مشرقی پاکستان میں اقتدار کی کشمکش شروع ہوتے ہی اور بنگلہ دیش کا نعرہ بلند ہوتے ہی اسرائیلی حکومت نے عوامی لیگی لیڈروں کی جدوجہد آزادی کو نہ صرف سراہا تھا بلکہ اسرائیلی وزیر خارجہ ابا ایبان نے بروقت ضرورت ہتھیار بھی فراہم کرنے کی پیشکش کی تھی۔ (ماہنامہ فلسطین، بیروت جنوری ۱۹۷۲ء)

ابھی یہ تشویش کرانیکل کے کاغذات بوسیدہ بھی نہیں ہوئے تھے۔ اور ابھی بن غوریوں اور پروفیسر ہرٹز کا پیمانۂ حیات لبریز بھی نہیں ہوا تھا کہ پاکستان کے حکمرانوں کی غفلت، عیاشی اور بدکرداری کے باعث یہودی اپنی سازش میں کامیاب ہو گئے اور وہ ملک جس کے حصول میں لاکھوں بندگانِ خدا کا خون بہا تھا

باقی صفحہ ۵۲ پر